© rasailojaraid.com



# مولانا ذوالفقار علی دیوبندی

## حیات اور علمی کارنامے

تیسری اور آخری قسط

محمد نجم خاں، ریسرچ اسکالر شعبۂ عربی، علی گڑھ، مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ

## تسہیل الدراسۃ علیٰ ترجمۃ الحماسۃ:

مذکورہ کتاب ابوتمام کے حماسہ کی شرح ہے:

شارح رحمہ اللہ نے دوران شرح ایجاز و اطناب سے احتراز کی حتی المقدور کوشش کی ہے۔ زبان دانی کے سلسلے میں طلبہ کے معیار کو بلند کرنے کی غرض سے عربی محاورات و الفاظ اور حل لغات پر خصوصی توجہ مبذول کی ہے۔

بعد ازاں شعر کا معنی و مطلب بزبان اردو۔ مولانا کی یہ شرح دیگر شروحات کی طرح بزبان اردو و عربی ہے۔

انداز بیان و اسلوب حاص مندرجہ ذیل اقتباس سے ظاہر ہے۔ شارع نے مندرجہ ذیل عبارت میں ربیعہ بن عامر مسکین دارمی کے ایک شعر کی شرح فرمائی ہے۔ شاعر فرزدق کا ہم عصر ایک اسلامی شاعر ہے۔(۱)

وفتیان صدق لست مطلع بعضہم علیٰ سر بعض غیر انی جماعہا

الصدق، جب مضاف الیہ واقع ہو جیسا کہ بولا جائے "زید صدق" اس کا مطلب ہوگا کہ زید شرافت و کردار میں پختہ ہے۔

والمطلع: اطلاع دینے والا۔ الجماع بروزن زمام، جو اشیاء کو اکٹھا کرے اور فتیان بحالت جمع

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



جماعت کے معنی میں۔

ترجمہ: اور بہت سے عمدہ اور بھلے مانس جوان ہیں کہ میں ان کے بھید پر دوسرے کو مطلع نہیں کرتا، ہاں میں ایک جگہ بیٹھنے کا باعث ہوں، اپنی رازداری کی تعریف کرتا ہے۔

مولانا دیوبندی اسلامی شاعر شمیذر حارثی کے ایک شعر کی شرح کرتے ہیں:

بنی عمنا لا تذکروا الشعر بعدما  دفنتم بصحراء الغمیر القوافیا (۲)

مذکورہ بالا عبارت میں شعر سے مراد فخر و مباہات کے اشعار ہیں۔ یا علی الاطلاق شعر مراد ہے۔ اور قوافی (اشعار) کے دفن کرنے سے اپنے چچازاد بھائیوں کی شکست و ہزیمت کی طرف اشارہ کر رہا ہے یا چچازاد بھائیوں کے شعراء کی موت سے کنایہ ہے۔

الغمیر ا لاول الغین بعدہ المیم، علاقہ بنو کلاب میں ایک جگہ کا نام ہے۔ القوافی، نسبۃ الکل باسم الجزء کے ضابطے سے۔

## تسہیل البیان فی شرح دیوان المتنبی:

یہ بھی مولانا ذوالفقار علی دیوبندی کی ایک تصنیف ہے جو کہ دیوان حماسہ کی شرح کے طرز پر ہے۔ مولانا رحمہ اللہ مقدمہ کتاب میں تحریر کرتے ہیں:

- میں نے اس شرح میں یہ خیال رکھا ہے کہ نہ تو اتنی مختصر ہو کہ سمجھنے میں دشواری لاحق ہو اور نہ اتنی تفصیل کہ جس سے طبیعت اکتا جائے۔
- حل لغات، تحقیق محاورات، توضیح مفاہیم اور تشریح الفاظ میں "عبکری" کی بنیان کا سہارا لیا ہے۔ اس لئے کہ عبکری کی نگاہ دور رس کم و بیش تمام شروحات پر ہے۔
- ہر شعر کی لغت کا مفہوم واضح کیا گیا ہے۔ حسب ضرورت محاورات کی عربی میں تشریح الفاظ شعر کا بزبانِ اردو ترجمہ۔ (۳)

انداز بیان بطور نمونہ ملاحظہ ہو!

اسفی علی اسفی الذی دلھتنی  عن علمہ فبہ علی خفاء

خفاء: مبتدا مؤخر۔ علی اس کی خبر ہے اور علمہ متعلق ہے اور اخیر کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دونوں حروف جار (عن، فی) خفاء کے متعلق ہیں۔

الأسف: رنج والم، المولہ" جس کی عقل خراب ہو گئی ہو۔

ترجمہ: مجھ کو رنج اس غم کے جاتے رہنے کا ہے جس کے ادراک لذت سے تو نے غافل و مدہوش کر دیا ہے، کہ اس غم کی کیفیت مجھ پر پوشیدہ ہو گئی ہے۔ یعنی مجھ کو بہ سبب شدت صعوبات محبت و آلام فراق یہ معلوم نہیں رہا کہ غم عشق کیا چیز ہے؟ عاشق لوگ غم و درد عشق کو نہایت عزیز و لذیذ سمجھتے ہیں۔ اب چونکہ بہ سبب مصائب محبت و تکالیف فرقت اس کو اس کا ادراک نہیں رہا۔ لہٰذا اس کی یاد میں کف افسوس ملتا ہے۔ واقعی درد عشق بڑے مزے کی چیز ہے۔ جیسا کہ ذوق نے کہا ہے ؎

درد دل سے عجب اک لطف ہے حاصل ہوتا
سر سے پاؤں تلک اے کاش کہ میں دل ہوتا

کہیں کہیں مولانا ذوالفقار علی نے شارح عبکری کی رائے سے نااتفاق کیا ہے اور مفہوم شعر اپنی الگ رائے و نظریہ پیش کیا ہے۔ بطور نمونہ ملاحظہ ہو!

وشکیتی فقد السقام لانہ ۔۔۔ قد کان لما کان لی اعضاء

مولانا رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ عبکری کے بقول، شاعر محبت سے دوچار ہونے کی وجہ سے اپنے اعضاء بدن کی توانائی کے سلب ہو جانے پر اظہار افسوس کر رہا ہے۔ اور شاعر کی تمنا ہے کہ کاش اس کے اعضاء درست ہو جائیں یا اے کاش اس کے اعضاء کی تمام تر قوتیں دوبارہ عود کر آئیں۔

لیکن درحقیقت اس قسم کی تمنا عاشق کی شان سے بعید ہے شاعر تو وہ ہے کہ جو زیادتی محبت کی تمنا کرتا جائے تا آں کہ وہ ہلاک ہو جائے جیسا کہ شعر مذکور سے ظاہر ہے۔

خاص طور سے آئندہ شعر میں ؎

فی خطہ من کل قلب شہوۃ ۔۔۔ حتی کأن مداده الاهواء

ترجمہ و مطلب! ممدوح کے خط کی ہر دل میں خواہش اور رغبت ہے۔ یہاں تک کہ گویا اس کی روشنائی لوگوں کی محبت ہے یعنی گویا کہ ممدوح لوگوں کی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



خواہشوں کی روشنائی بنا کر لکھا ہے۔ اور اس لئے اس کے خط کو سب لوگ پسند کرتے ہیں۔
اس صورت میں اس کی خوش خطی کی تعریف ہوئی اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ کنایہ ہو اس کی بخشش سے یعنی اس کی سب تحریریں درباب عطا رسائلین ہوتی ہیں اس لئے کہ اس کا لکھا ہوا ہر ایک کو مرغوب ہے۔
اور یہ بھی احتمال ہے کہ یہ کنایہ لوگوں کی اطاعت سے ہو کہ تمام آدمی اس کے حکم کو برضا و رغبت قبول کرتے ہیں۔ اور اپنی خواہش کے موافق سمجھتے ہیں۔

ارق علی ارق و مثلی یارق و جوی یزید و عبرۃ تترقرق (۴)

یہ شعر متنبی کے ایک قصیدے کا جزو ہے جو اس نے ابوالمنتصر شجاع بن محمد بن اوس کی مدح میں لکھا تھا۔
مولانا ذوالفقار علی نے اس کی شرح میں لکھا ہے:
الارق: نیند کا اچاٹ ہو جانا۔ الجوی: وہ غم جو انسان کے اندر ہوتا ہے۔
العبرۃ: آنکھوں کا آنسوؤں سے ڈبڈبا جانا۔ رقرقۃ الماء: پانی بہانا۔
ترجمہ: میرے لئے بیداری پر بیداری ہے۔ یعنی بیداری کی تہیں چڑھی ہوئی ہیں۔ اور مجھ جیسا عاشق بیدار رہتا ہے بہ سبب شدت در عشق کے۔ اور میری سوزش اندرونی دم بدم بڑھتی ہے۔ اور آنسو ڈبڈبائے رہتے ہیں۔

## الهدية السنية:

حضرت مولانا ذوالفقار علی کا تصنیف کردہ ایک مختصر سا رسالہ ہے جس میں موصوف نے مدرسۂ اسلامیہ دیوبند کے قیام کی تاریخ تحریر کی ہے۔ جو آگے چل کر دارالعلوم کے نام سے مشہور ہوا اس رسالہ میں بانیانِ مدرسہ جیسے محمد عابد حسین (الحاج) اور مولانا قاسم نانوتوی کا تذکرۂ خاص ہے۔
کتاب میں مؤلف کا نظم کردہ ایک قصیدہ ہے جس میں حضرت مولانا قاسم نانوتوی کی مدح سرائی ہے۔ اس کے علاوہ کچھ اشعار بھی ہیں جن میں حضرت نانوتوی اور رسوامی دیانند کے درمیان

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



ہونے والے مناظرہ کی منظر کشی کی ہے (سوامی دیانند ہندو مذہب کا بہت اہم اور عظیم رہنما گذرا ہے)

ایک مرثیہ بھی اس رسالہ کی زینت ہے۔ جس کو مولانا نانوتوی کے وصال پر نظم کیا تھا۔

نیز اس میں دارالعلوم دیوبند میں تدریسی خدمات انجام دینے والے اساتذہ کا بھی تذکرہ ہے۔ اس رسالہ کا عربی نثر میں جو ادبی مقام ہے کسی کو جائے انکار نہیں۔ کیونکہ اس کا نثری اسلوب سلیس شیریں اور اس دور کے عرب ادباء و مصنفین کے ہم پلہ ہے۔ جیسا کہ ذیل کے اقتباس سے واضح ہوتا ہے۔

هو رأس الكرام، وهامة الشرف، وعين الجود وانف الالف وقلب السيادة كبد السعادة، و سلم السودد والمجد وغارب الفضل والرفد، وصدر الصدارة، يمين المهارة، وراحة الاراحة ومراحة السماحة، ومعدة العلم والحكمة وعضد الحصد، و معصم العصمة، وانامل عقد العويصات، واسنان مفاتيح المرتبات وزند الامتنان والاحسان۔

قد أسند الى المعالى بلا تعريس وتدريج وادب الى المكارم بغير تعريف وتفريج، فريش ذاك الشيخ الماجد السيد محمد عابد واخذ بصنيعيه ووصل بجناحيه، فاخضرت رياض العلوم واترعت حياضها والتفت خمائلها وغياضها فصارت المدرسة بحيث يضرب اليها اكباد الابل من كل مرمى سحيق والطلاب يجيئونها من كل فج عميق، من اطراف الهند، وجزائرها بل من العرب ونظائرها

اساتذہ کا تذکرہ اس پیرایہ میں کرتے ہیں:

لله درمدرسيه فهم الملائكة فى صور البشر، مستيزة الوجوه كالشمس والقمر، ومكتسبى الاخلاق كالعود والعنبر، نجوم الهداية والارشاد ابرار اتقاء اخيار، اركان الدين وعمد اليقين۔ اصحاب التحقيق، ارباب التلفيق، قوم لا يشقى بهم جليسهم ولا يتوحش انيسهم، هم لله تعالى، وفود وجنود سيماهم فى اثر السجود اولئك حزب الله الا ان حزب الله هم المفلحون۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



# عربی شاعری

مولانا ذوالفقار علی کو عربی نظم و نثر میں مکمل قدرت تھی۔ بقول مولانا اصغر حسین دیوبندی مولانا کو علوم ادبیہ سے خاص مناسبت تھی، نظم و نثر آپ کی عرب العرباء کی یاد دلاتی ہے۔

بقول مفتی عزیز الرحمٰن "مولانا عربی ادب میں نہایت اونچے مقام کے مالک تھے۔ عربی زبان میں بہت سی نظمیں اور مراثی لکھی ہیں"

انہوں نے عربی میں جو شاعری کی ہے صرف چند کتابوں میں تقریباً تین سو اشعار دستیاب ہیں۔ کہیں آپ کا کلام یکجا صورت میں نہیں۔

ہندوستان کے مشہور پھل آم کی نسبت بطرز بدیع تحریر فرمایا ہے:

ان کنت تبغی اطیب اللذات　　فعلیک صاح بانبه الثمرات
فی حسن مرء فی نباهة سیرة　　فی لطف ذات فی ستر صفات
من طعمها فی کل قلب شهوة　　فکانها مجموعة الشهوات
یا حسن حمرتها و خضرتها وصف　　رتها علی الاشجار فی الروضات
فکانها الوان وجنات الحیا　　ئب مسها العشاق فی الخلوات
واذا عصارتها مصصت وجدتها　　احلی کمثل رضاب محبوبات (ﮦ)

سلطان عبدالحمید کی مدح کے چند اشعار:

سفاکة وحیاة العاشقین بها　　فتاکة وهی مع مرهم العلل
هیفاء ساحرة لنساء غادرة　　بیضاء ساحرة بالغنج والکحل
کالشمس تبدو وجهار اغیر خافیة　　وتستر بالاستار والکلل
انت التی بعینی نعدا　　قلبی جریحا بجرح غیر مندمل
العادل الباذل المرهوب سطوته　　فی الجود کالبحر بل کالعارض الهطل
لله جنتک ابطال النزال و من　　فی الکر کاللیث فی التمکیل کالجبل
یا آل عثمان و یا فخر الکرام و یا　　خیر الانام لانتم منتهی امل

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



وقد دعانی الی الانشاد مجدکم قسرا فلست باھل الشعر والغزل

امد ادکم فی حضیض الذل من جبل احبابکم من ذری العلیا فی قلل (۶)

مولانا قاسم نانوتوی کی وفات حسرت آیات پر زبان عربی حسان الہند مولانا ذوالفقار علی کا اظہار درد:

یاقاسم الخیر من للعلم والدین اذا ارتحلت وارشاد وتلقین

یا قاسم الخیر من للطارقین ومن للضارعین ومکروب ومحزون

یاقاسم الخیر اسمع من لکربتنا یا قاسم الخیر قل من للمساکین

من للمدارس من للوعظ من لهدیٰ من للنکات و توضیح وتبیین

من للمدارس من للوعظ من لهدیٰ من للحقیقۃ اذا دسیت فی الطین

رحلت عنا ولم یوجد عدیلک فی ال علوم والفضل من عرب الی صین

یامین جودی بدمع غیر منقطع علی الذی جل من مدح وتابین

بحر العلوم امام الکون اکرمہ مبارک الاسم والزیتون والتین

لقد مضی صاحبی من فی مصیبتہ برئت من ذکر اسلاء وتسکین

منزلی بعد ربن الاحزان منقطع من لی بقلب بصبر غیر مقرون (۷)

## علمی وادبی مقام:

مولانا ذوالفقار علی دیوبندی کا علمی وادبی مقام بہت ہی بلند ہے۔ اس کا اندازہ آپ کی گراں قدر تصانیف سے ہوتا ہے۔ مولانا عربی و فارسی کے ممتاز ادیبوں میں شمار کیے جاتے ہیں۔

مولانا سید محمد میاں صاحب آپ کی علمی وادبی منزلت کے بارے میں لکھتے ہیں: "ان (ذوالفقار علی) کی ادبی خدمات علوم شرعیہ کی یونیورسٹی میں بہت زیادہ قدر و منزلت رکھتی ہیں" (۸)

مفتی عزیز الرحمٰن دیوبندی کے خیال میں "وہ ادب میں نہایت اونچے مقام کے مالک تھے"۔ ڈاکٹر زبیر احمد فاروقی ان کی کتاب "الہدیۃ السنیہ" پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"اس کتاب کی ادبی اہمیت سے انکار ممکن نہیں، اس میں جس قدر اسلوب کے عمدہ نمونے ہیں، اور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



اس طرح کی دیگر تصانیف بھی ان کی ادبی و علمی عظمت پر شاہد عدل ہیں۔ مولانا ذوالفقار علی دیوبندی کے متعلق فرانس کا مشہور مصنف گارساں دتاسی، لکھتا ہے کہ آپ دہلی کالج کے طالب علم تھے، چند سال بریلی کالج میں پروفیسر ہو گئے، ۱۸۵۸ء میں میرٹھ میں ڈپٹی انسپکٹر مدارس تھے۔

مسٹر ٹیلر ان سے واقف تھے ان کا بیان ہے کہ ذوالفقار علی ذہین اور طباع ہونے کے علاوہ فارسی اور مغربی علوم سے واقف تھے۔ ۹

آپ مولانا نانوتوی اور مولانا احسن نانوتوی کے درمیان آرام فرما ہیں۔ مولانا فضل الرحمن عثمانی کے ایک شعر سے اس کی دلچسپ نشان دہی ہوتی ہے شعر یہ ہے۔

بحسپ آسودہ تر ما بین دو یاران خویش
قاسم بزم مودت، احسن شائستہ خو

## مراجع و مصادر


(۱) تسہیل الدراسۃ فی ترجمۃ الحماسہ ص ۳۳۰

(۲) ترجمہ: اے ہمارے چچازاد بھائیو! اپنے فخر یا مطلق اشعار بلعاس کے کہ تم صحرا رغمیر میں اپنے اشعار یا اپنے شاعروں کو دفن کر دیا، کہنا چھوڑ دو، کیونکہ تم وہاں سے بھاگ گئے بس اب کیا موقع فخر کا رہا۔
(تسہیل الدراسۃ ص: ۲۶)

(۳) تسہیل البیان فی شرح دیوان المتنبی۔

(۴) 〃 〃 〃 〃 ص: ۳۶۶۔

(۵) الھدیۃ السنیۃ ص: ۱۱

(۶) قصائد قاسمی ص ۲۲-۲۶۔

(۷) نزھۃ الخواطر ص ۱۴۱، ج ۸۔

(۸) علماء ہند کا شاندار ماضی ص ۱۹۵ سید مولانا محمد میاں۔

(۹) گارساں دتاسی بحوالہ مولانا احسن نانوتوی ص ۲۷۔


© rasailojaraid.com